توحیداورشرک کوسمجھنے کیلئے

چاراہم قاعدے

شیخ الاسلام محمدبن عبدالوھاب (رحمۃ اللہ)

ترجمہ اورفوائد

ڈاکٹرمرتضی بخش (حفظہ اللہ)

اھم اعلان

اردو، انگلش یاعربی میں کمپیوٹر کمپوزنگ کراوانے اور

کسی بھی قسم کی ویب سائٹ بنوانے کیلئے رابطہ کریں۔

جاویداقبال : تلیفاکس :- 6482932 E-mail: javediqbal26@hotmail.com

توحیداورشرک کو سمجھنے کیلئے اہم قاعدے :-

1) پہلا قاعدہ :-

یہ جاننا کہ کافرلوگ جن سے رسول اللہ ﷺ نے جنگ کی وہ اسکا اقرار کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالی ہی خالق ورازق اور تدبیر کرنے والا ہے۔ لیکن اس ایمان اوراقرار سے وہ اسلام میں داخل نہ ہوسکے۔

دلیل :-

ارشاد باری تعالی ہے۔ قل من یرزقکم من السماء والاض امن یملك السمع والابصارومن یخرج الحي من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبرالامرفسیقولون اللہ فقل أفلاتتقون۔(سورة یونس 31:10)

ترجمہ:-

اے محمد ﷺ انکوفرما دیجیے ۔ کہ کون ہے جوتمہیں رزق دیتا ہے۔ آسمان سے اورزمین سے جو مالک ہے سننے کا اور دیکھنے کا اورکون ہے جونکالتا ہے زندہ کومردہ سے، اور نکالتا ہے مردہ کوزندہ سے اورکون ہے جوتمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' توان سے کہیے کیا تم ڈرتے نہیں۔(سورۃ یونس نمبر10: آیت نمبر31)

فائدے:-

اس قاعدے سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل ہوتے ہیں:-

1) (لا الہ الا اللہ) کلمہ توحید کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی خالق یا رازق یا تدبیر کرنے والا نہیں، یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ معنی تو مشرکین بھی مانتے تھے۔

2) یہ ایمان کہ اللہ تعالی بھی خالق ہے، رازق ہے، تدبیر کرنے والا ہے، اسے توحید ربوبیت کہتے ہیں۔ اور اکیلا توحید ربوبیت پر ایمان اسلام میں داخل نہیں کرتا ہے۔

3) یہ ایمان کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسے توحید الوہیت کہتے ہیں۔ اور یہی صحیح معنی ہے لا الہ الا اللہ، کا جس کا انکار مشرکین نے کیا تھا، اور جسکی وجہ سے مشرک قرار پائے۔

4) جس نے اللہ تعالی کی توحید کی، ربوبیت میں اسے کیلئے لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی توحید الوہیت میں بھی کرے، وگرنہ اسے توحید ربوبیت پر کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

5) آج کل جو لوگ بھی لا الہ الا اللہ کا معنی توحید ربوبیت سمجھتے ہیں وہ گمراہی میں ہیں، چاہے وہ زبان سے ہزاروں مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے رہیں۔

2) دوسرا قاعدہ:-

حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے کافر کہتے تھے کہ:-

ہم اپنے معبودوں کی عبادت اور انکی طرف توجہ اسلیئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالی کے قریب اور نزدیک کردیں اور ہماری شفاعت فرمائیں۔

قریب کرنے کی دلیل:۔ ارشاد باری تعالی ہے:-

"والذین اتخذوا من دونه اولیاء مانعبدهم الا

لیقربونا الی اللہ زلفی إن اللہ یحکم بینهم فی ماهم فیه یختلفون إن اللہ لا یهدی من هو کاذب کفار۔ (سورة الزمر 39: 3)

ترجمہ:- جن لوگوں نے اللہ تعالی کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم انکی عبادت نہیں کرتے ہیں، مگر صرف اسلیئے کہ یہ ہمیں اللہ تعالی کے نزدیک کردیں، بے شک اللہ تعالی ہی انکے درمیان فیصلہ کریں گے۔ جس بارے میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالی اسے ہدایت نہیں دے گا۔ (راہ راست) پر نہیں لائے گا۔ جو جھوٹا اور کفر پر کفر کرنے والا ہے۔ (سورۃ الزمر نمبر 39: آیت نمبر 3)

شفاعت کی دلیل:- ارشاد باری تعالی ہے۔ "ویعبدون من دون اللہ مالا یضرهم ولا ینفعهم ویقولون هؤلاء شفعائنا عنداللہ۔" (سورة یونس 10: آیت 18)

ترجمہ:- اور وہ عبادت کرتے ہیں اللہ تعالی کے سوا ان معبودوں کی، جو انکو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے لیئے اللہ تعالی کے ہاں شفاعت کرنے والے ہیں۔ (سورۃ یونس نمبر 10: آیت نمبر 18)

اور شفاعت دو قسم کی ہے:- 1) منفی شفاعت۔ جسے اللہ تعالی نہیں قبول کریں گے۔

2) مثبت شفاعت۔ جسے اللہ تعالی قبول کریں گے۔

1) منفی شفاعت:- یہ وہ شفاعت ہے جو اللہ تعالی کے بغیر کسی اور سے مانگی جائے، ان چیزوں میں جن پر اللہ تعالی قدرت اور طاقت رکھتا ہے۔

دلیل:- ارشاد باری تعالی ہے:- ''یاأیھاالذین آمنوا انفقوا ممارزقناکم من قبل أن یأتی یوم لابیع فیه ولاخلة ولاشفاعة والکافرون هم الظالمون۔'' (سورة البقرة 254:2)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالی کے راستے میں صدقہ کرو۔ اس رزق سے جسے ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس سے پہلے کہ ایسا دن آئے جس میں نہ تجارت ہوگی، نہ دوستی ہوگی اور نہ ہی شفاعت ہوگی۔ اور کافر ہی ظالم لوگ ہیں۔ (سورۃ البقرۃ نمبر 2: آیت نمبر 254)

2) مثبت شفاعت:- یہ وہ شفاعت ہے، جو صرف اللہ تعالی سے مانگی جائے۔ کیونکہ شفاعت کا مالک صرف اللہ تعالی ہیں۔ اور شفاعت کرنے والے کو اللہ تعالی اپنے کرم سے نوازتا ہے۔ اور مشفوع، جسکی شفاعت کی جارہی ہو۔ وہ ہے جسکے قول اور عمل پر اللہ تعالی راضی ہو، اجازت کے بعد،

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:- ''من ذا الذی یشفع عندہ الا بإذنه۔'' (سورۃ البقرۃ 255:2)

ترجمہ:- کون ہے وہ جو اسکے ہاں شفاعت کرتا ہو، سوائے اسکی اجازت کے۔ (سورۃ البقرۃ نمبر 2: آیت نمبر 255) آیت الکرسی۔

فائدے:- اس قاعدے سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل ہوتے ہیں:-

1) پہلے لوگوں کا شرک صرف اس لئے تھا کہ وہ اپنے معبود کو وسیلہ بناتے تھے۔

2) ان لوگوں نے اقرار کیا تھا کہ یہ بت، درخت وغیرہ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

3) انہوں نے کہا کہ ہم صرف وسیلہ بناتے، اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم کفر کرتے ہو۔

4) ہر قسم کی شفاعت اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں۔

5) شفاعت کی شرطیں ہیں، اور انکے بغیر اللہ تعالی شفاعت قبول نہیں کریں گے۔

6) قیامت کے دن شفاعت کے صرف وہ حقدار ہوں گے جنہوں نے کبھی شرک نہیں کیا۔

نوٹ:- قریش کے مشرکوں کا شرک اصل میں شفاعت کی وجہ سے ہوا، اور اگر آج کے مسلمان سے یہ پوچھیں کہ وہ انبیاء اور اولیاء کو کیوں پکارتے ہیں تو وہ جواب میں ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ وہ ہماری شفاعت کریں گے۔

3) تیسرا قاعدہ:-

نبی کریم ﷺ جن لوگوں کی طرف بھیجے گئے انکے مختلف معبود تھے، کچھ لوگ فرشتوں کی عبادت کرتے تھے، اور کچھ لوگ انبیاء اور صالحین کی عبادت کرتے تھے اور کچھ لوگ درخت اور پتھروں کی عبادت کرتے تھے۔ اور کچھ لوگ سورج اور چاند کی عبادت کرتے تھے۔

اور نبی کریم ﷺ نے ان سب کے خلاف جنگ کی تھی۔ بغیر کوئی فرق کرتے ہوئے۔ دلیل:- ارشاد باری تعالی ہے۔ ''وقاتلوھم حتی لاتکون فتنه ویکون الدین کله لله (سورۃ انفال 39:8)

ترجمہ:- اور کافروں سے جنگ کرو حتی کہ فتنہ (یعنی شرک) ختم ہوجائے اور سارے

کاسارادین صرف اللہ تعالیٰ کے لیئے ہوجائے۔(سورۃ انفال نمبر 8: آیت نمبر 39)

سورج اور چاند کی عبادت کی دلیل:- ارشاد باری تعالیٰ ہے۔''ومن آیاته اللیل والنهار والشمس والقمر لاتسجدوا للشمس ولاللقمر واسجدوالله الذی خلقهن إن کنتم إیاه تعبدون۔(سورۃ فصلت 37:41)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے رات اور دن ہیں اور سورج اور چاند ہیں، پس سجدہ نہ کرو، سورج کو اور چاند کو، بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرو جس نے انکو پیدا کیا، اگر تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو۔(سورۃ فصلت نمبر 41: آیت نمبر 37)

فرشتوں کی عبادت کی گئی:- دلیل:-ارشاد باری تعالیٰ ہے۔''ولا یأمرکم أن تتخذوا الملائکة والنبیین أرباباً۔'' (سورۃ آل عمران 80:3)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اسکا حکم نہیں دیتا کہ تم فرشتوں کو اور انبیاء کو رب بنالو۔(سورۃ آل عمران نمبر 3: آیت نمبر 80)

انبیاء علیہم السلام کی عبادت کی گئی:- دلیل:- ارشاد باری تعالیٰ۔''وإذقال الله یاعیسی ابن مریم أأنت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون الله قال سبحانك مایکون لی أن اقول مالیس لی بحق إن کنت قلته فقد علمته تعلم مافی نفسی ولااعلم مافی نفسك إنك أنت علام الغیوب۔'' (سورۃ مائدہ 116:5)

ترجمہ:- اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تم نے لوگوں سے کہا کہ تم میری اور میری والدہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا دو معبود بنالو عیسیٰ نے فرمایا پاک ہے تو اے اللہ میرے لئے وہ کہنا جائز نہیں ہے۔جس پر میرا کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہوتا تو بے شک آپ جان چکے ہیں، جو میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا، جو تیرے نفس میں ہے بے شک صرف تو ہی غیب کا علم جانتا ہے۔ (سورۃ مائدہ نمبر 5: آیت نمبر 116)

بزرگوں کی عبادت کی گئی:- دلیل:- ارشاد باری تعالیٰ ہے۔''اولائك الذین یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة أیهم اقرب ویرجون رحمة ویخافون عذابه۔'' (سورۃ الاسراء 57:17)

ترجمہ:- جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کی نزدیکی حاصل کرنے کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوجائے۔وہ خود اسکی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اسکے عذاب سے ڈرتے ہیں۔(سورۃ الاسراء نمبر 17: آیت نمبر 57)

پتھروں اور درختوں کی عبادت کی گئی:- دلیل:-ارشاد باری تعالیٰ ہے۔'' أفرأیتم اللات والعزی ومناة الثالثة الآخریٰ۔''(سورۃ نجم 66: 20,19)

ترجمہ:- کیا تم نے لات اور عزیٰ پر غور کیا اور مناۃ تیسرے پچھلے پر۔(سورۃ نجم نمبر 66: آیت نمبر 20,19)

حدیث ابی واقداللیثیؓ: خرجنامع النبی ﷺ الی حنین ونحن حدثاء

عهدبكفرو للمشركين سدرة يعكفون عندها وينوطون بها اسلحتهم يقال لها ذات انواط فمررنا بسدرة فقلنا يارسول الله ﷺ اجعل لنا ذات انواط كما لهم ذات انواط۔" (الترمذی)

ترجمہ:- حضرت ابوواقد لیثی کی حدیث میں ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین کی طرف نکلے اور ہم ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ راستے میں ایک جگہ بیری کا درخت آیا جسے ذات انواط کہا جاتا ہے، مشرکین وہاں پر اعتکاف کرتے تھے اور اپنے ہتھیار بھی وہاں برکت حاصل کرنے کے لئے لٹکاتے تھے، ہم نے بھی ایک بیری کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط بنوادیں جیسا کہ مشرکین کے لئے ہے۔ پس رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر یہی تو (سابقہ قوموں) کے راستے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم نے وہی بات کی ہے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہی تھی، ہمارے لئے ایک ایسا معبود بنادو جیسا کہ انکے لئے معبود ہیں، پھر فرمایا کہ: ضرور تم اگلی امتوں کے طریقے پر چلو گے، اسے ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا،

فائدے:- اس قاعدے سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

1) شرک کا مطلب غیر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے معبود کتنی بڑی ذات کیوں نہ ہو۔

2) ان لوگوں کے لئے واضح جواب ہے جو کہتے ہیں کہ شرک صرف بتوں کی عبادت کو کہتے ہیں۔

3) شرک وہ لعنت ہے جو تفرقہ میں ڈال دیتا ہے۔

4) شرک سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑا فتنہ ہے

5) ان لوگوں کے لئے واضح جواب ہے جو کہتے ہیں ہم اولیاء کو نہیں پوجتے انکی عبادت نہیں کرتے مگر انکو صرف وسیلہ بناتے ہیں تو کیا فرق ہے ان لوگوں میں اور ان لوگوں کے درمیان جو فرشتے، انبیاء اور اولیاء کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ کی نزدیکی چاہتے ہیں اور ان سے حضور ﷺ نے جنگ کی۔

6) جہالت بڑا خطرہ ہے جس کو علم سے دور کرنا چاہیے۔

7) کسی چیز کو بغیر دلیل کے مبارک سمجھنا شرک ہے۔

8) تعجب کے وقت اللہ اکبر کہنا سنت نبوی ﷺ ہے۔

9) چیزوں کے نام بدلنے سے انکی حقیقت نہیں بدلتی ہے۔

10) اندھی تقلید بڑا اشر ہے جو حق سے دور کر دیتا ہے۔

4) **چوتھا قاعدہ:** آج کے مشرک کل کے مشرکوں سے زیادہ اور بھیانک شرک میں ہیں کیونکہ:-

کل کے مشرک صرف عام حالات میں جب کوئی بڑی مصیبت یا مشکل میں نہ ہوتب شرک کرتے تھے۔ مگر آجکل کے مشرکوں کا شرک دائمی ہے، عام حالات میں انکو پکارتے ہیں اور مصیبتوں میں بھی۔

دلیل:- ارشاد باری تعالی ہے۔" فإذا ارکبوا فی الفلك دعوا الله مخلصین له الدین فلما نجاهم الی البر اذاهم یشرکون۔" (سورة عنکبوت 29: 65)

ترجمہ:- جب وہ لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو صرف اللہ تعالی ہی کو پکارتے ہیں اسکے لئے عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے، تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔ (سورۃ عنکبوت 29: آیت نمبر 65)

نوٹ: آجکل کے مشرکوں سے مراد وہ لوگ جو قبروں آستانوں اور بزرگوں کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں یہ عمل شرک نہیں ہے۔ اور کل کے مشرک حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے مشرک ہیں اور دونوں میں کیا فرق ہے؟

کل کے مشرک صرف توحید الوھیت میں شرک کرتے تھے۔ مگر آجکل کے مشرک توحید الوھیت اور ربوبیت دونوں میں شرک کرتے ہیں۔

کل کے مشرک جن چیزوں کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کبھی اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے تھے۔ مثلاً فرشتے، یا انبیاء علیہم السلام یا اولیاء جیسے لات وغیرہ، یا وہ پتھر، درخت سورج اور چاند کی عبادت کرتے تھے۔ جو کبھی نافرمانی کر ہی نہیں سکتے۔ لیکن آج کے مشرک ان بزرگوں کی عبادت کرتے ہیں جنکی نافرمانی اور بدکاری کے قصے وہ خود بیان کرتے ہیں۔

فائدے:- اس قاعدے سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

کہ اگر کل کے مشرکوں سے حضور اکرم ﷺ نے جنگ کی

تھی اور انہیں مشرک قرار دیا تو آج کے مسلمانوں کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے جنکا شرک کل کے مشرکوں سے بھی بدتر ہے۔

آخر میں ایک گذارش ہے:- یاد رکھو آپکو اس دنیا میں جو زندگی دی گئی ہے اسکا دوسرا چانس نہیں ہے جو آج کرو گے اسکا کل جواب دو گے۔ اور کل کا دن بڑا مشکل اور بھیانک ہے آپکو بغیر کسی مددگار کے جواب دینا ہوگا۔ جس نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور سب سے بڑا ظلم شرک ہے۔ جسے اللہ تعالی کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اسے خود ہر مشکل اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:- "فلاتحسبن الله مخلف وعده رسله ان الله عزیز ذوانتقام، یوم تبدل الارض غیر الارض والسماوات وبرزوا لله الواحد القهار، وتری المجرمین یومئذٍ مقرنین فی الاصفاد، سرابیلهم من قطران وتغشی وجوههم النار، لیجزی الله کل نفس ماکسبت ان الله سریع الحساب، هذابلاغ للناس ولینذروابه ولیعلموا انماهواله واحدولیذکراولوالالباب۔ (سورۃ ابراھیم 14: 47 تا 52)

ترجمہ:- تم یہ خیال ہرگز نہ کرو کہ اللہ تعالی اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ اللہ تعالی بڑا غالب اور بدلہ لینے والا ہے جس دن زمین کو بدل دیا جائے گا اور آسمان بھی بدل دیا جائے گا۔ اور جب اللہ تعالی واحد غلبے والے روبرو ہوں گے، آپ اس دن گنہگاروں کو دیکھیں گے

زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے۔ انکے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ انکے چہروں پر چڑھی ہوئی ہوگی۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالی ہر شخص کو اسکے کیئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے، اللہ تعالی بہت جلد حساب کرنے والا ہے، یہ قرآن تمام لوگوں کے لئے اطلاع نامہ ہے کہ اس کے ذریعے سے وہ ہوشیار ہو جائیں اور ڈریں اور اچھی طرح جان لیں کہ اللہ تعالی صرف ایک ہی معبود ہے اور تا کہ عقلمند لوگ سمجھ لیں۔ (سورۃ ابراہیم نمبر 14: آیت نمبر 47 تا 52)